

خواجہ حیدر علی آتش

ولادت: 1764ء ☆ وفات: 1847ء



تعارف

خواجہ حیدر علی آتش دبستان لکھنؤ کے نمائندہ اور منفرد شاعر ہیں۔ آتش دہلی میں پیدا ہوئے مگر لکھنؤ چلے آئے۔ شاعری میں مصحفی کے شاگرد بن گئے۔ یہ وہ زمانہ تھا جب دہلی زوال کی زد میں تھی مگر لکھنؤ کی فضا میں اپنی آب و تاب اور شعری ذوق کے لئے موزوں تھیں۔ ان کی شاعری لکھنوی اور دہلوی مزاج کا ایک خوبصورت آمیزش ہے۔ آتش نے غزل کے میدان میں وہ گل بوٹے کھلائے کہ لکھنؤ کا نام روشن کر دیا۔ آتش شاعری میں غزل کے میدان کو سب سے زیادہ پسند کرتے تھے اور آخری عمر تک اس سے وابستہ رہے۔ گو طبعاً تصوف پسند تھے مگر مذہب میں ان کا رویہ آزادانہ تھا۔ لہذا زندگی درویشی اور شاعری آزادانہ روی میں گزاری۔ اردو شاعری میں ان کا اپنا ایک مقام ہے۔ میر اور غالب کے بعد اگر کسی کا مرتبہ ہے تو وہ آتش ہیں۔

کلام کی خصوصیات

زبان و بیان خواجہ حیدر علی آتش غزل ہی کے شاعر تھے اور غزل ہی میں نام پایا۔ صاف ستھری، شستہ اور آراستہ زبان سے غزل کو ایک معیار دیا۔ وہ شاعری کو بناوٹ سے بلند و بالا رکھنے کے قائل تھے۔ آتش کے کلام میں بے ساختہ پن اور برجستہ انداز پایا جاتا ہے جو ان کی خوبیوں میں سے ایک ہے۔ ان کے اکثر مصرعے خاص و عام میں بیکار مقبول ہوئے۔

سوز و گداز خواجہ حیدر علی آتش کے کلام میں سوز و گداز، درد مندی، آرزو اور رکک ملتی ہے جو دہلوی رنگ کی عکاس ہے۔ ان کے کلام میں ایک شاعرانہ نفاست ہے۔ ان کا غم انفرادی اور اجتماعی دونوں صورتوں میں نظر آتا ہے۔ ان کے غم میں نہ محبوب کی بے وفائی ہے اور نہ عشق کی ناکامی بلکہ بے ثباتی کا احساس ہے۔

رنگ تصوف

خواجہ حیدر علی آتش درویش صفت انسان تھے اس لئے زندگی کا یہ رنگ بھی ان کے کلام کا حصہ ہے۔ انہوں نے غزل میں بھی صوفیانہ مضامین باندھے۔

اخلاقی مضامین

ان کی شاعری عشق و عاشقی اور گل و رخسار کی شاعری نہیں بلکہ اخلاقی پہلو بھی نمایاں ہے۔ اخلاقی شاعری ہی کی وجہ سے وہ لکھنؤ کے نمائندہ شاعر تسلیم کئے جاتے ہیں۔ ان کے کلام میں اخلاقی مصنوعات ہونے کی وجہ سے ذہنی پختگی اور تجربہ کا احساس ملتا ہے۔ قاری کلام میں ایسے اشعار پڑھ کر متاثر ہوئے بغیر نہیں رہتا۔ انہیں اخلاقی شاعری کا بادشاہ کہا جاتا ہے۔

تشبیہ و استعارہ

دوسرے شعراء کی طرح خواجہ حیدر علی آتش کے کلام میں تشبیہ و استعارہ پایا جاتا ہے۔ آتش نے فارسی انداز کی روایت کو ترک کر کے جدید انداز اپنایا اور اشعار میں تشبیہ و استعارہ استعمال کر کے غزل کے دامن کو بھر دیا۔

غرض یہ کہ خواجہ حیدر علی آتش کے کلام میں تمام شعری محاسن ہیں۔ وہ اپنے عہد کے ایک منفرد شاعر ہیں۔ ان کی شاعری پر معنی، تہہ دار اور توانا ہے۔ اس میں کچھ شک نہیں کہ وہ

لکھنؤ کے نمائندہ شاعر ہیں۔



معانی	الفاظ	معانی	الفاظ
شک، شبہ، اندیشہ	گماں	منہ، لب	دہن
باغ کی زمین	زمین چمن	خیال، گفتگو	کلام
سکندر اعظم کی قبر	گورِ سکندر	پھول	گل
غم، دکھ، رنج	اندوہ	مشہور، نام والے	نامیوں
غم، دکھ	رنج	درد، ناامیدی، محرومی	حرماں



USMANWEB

ALL CLASS NOTES DOWNLOAD IN PDF

WWW.USMANWEB.COM

WWW.USMANWEB.COM

کثیر الانتخابی سوالات

دیئے ہوئے ممکنہ جوابات میں سے ہر ایک کے لئے درست جواب کا انتخاب کیجئے:

- 1 میر اور غالب کے بعد اگر کسی کا مرتبہ ہے تو وہ ہیں:
(الف) خواجہ حیدر علی آتش ✓ (ب) علامہ اقبال (ج) جگر مراد آبادی (د) بہادر شاہ ظفر
- 2 دبستان لکھنؤ اور دبستان دہلی دونوں کی خصوصیات تھیں ان کی شاعری میں:
(الف) حسرت موہانی (ب) بہادر شاہ ظفر (ج) خواجہ حیدر علی آتش ✓ (د) میر تقی میر
- 3 دبستان لکھنؤ کے نمائندہ شاعر ہیں: یا دبستان لکھنؤ سے ان کا تعلق ہے: یا آپ کا تعلق دبستان لکھنؤ سے ہے:
(الف) میر انیس (ب) مرزا غالب (ج) خواجہ حیدر علی آتش ✓ (د) علامہ اقبال
- 4 خواجہ حیدر علی آتش کا تعلق اس سے تھا:
(الف) دبستان لکھنؤ ✓ (ب) دبستان دہلی (ج) دبستان دکن (د) دبستان کلکتہ
- 5 خواجہ حیدر علی آتش کا تعلق شاعری کے اس دبستان سے ہے:
(الف) لکھنؤ ✓ (ب) دہلی (ج) لاہور (د) علی گڑھ
- 6 آپ کے نصاب میں شامل کردہ وہ کون سے شاعر ہیں جنہیں دبستان لکھنؤ کا نمائندہ قرار دیا جاتا ہے؟
(الف) حسرت موہانی (ب) نظیر اکبر آبادی (ج) خواجہ حیدر علی آتش ✓ (د) مرزا غالب
- 7 خواجہ حیدر علی آتش کی غزل کی روایف ہے:
(الف) کیسے کیسے ✓ (ب) کیسے (ج) کیا ہے؟ (د) چلے
- 8 نصابی کتاب کی مشق کے کثیر الانتخابی سوالات
(الف) ”آتش“ کے لغوی معنی ہیں:
(الف) پیاسا (ب) تسلی دینے والا (ج) پجاری (د) آگ ✓
- 9 پہلے شعر میں لفظ ”کلام“ کے معنی ہیں:
(الف) پیغام (ب) شعر (ج) خیال ✓ (د) گفتگو
- 10 لفظ ”گل کھلانا“ قواعد کے لحاظ سے ہے:
(الف) اسم صفت (ب) مرکب اضافی (ج) مرکب عطفی (د) محاورہ ✓
- 11 لفظ ”اندوہ“ کے معنی ہیں:
(الف) شکر (ب) قدر (ج) خوشی (د) غم ✓

دہن پر ہیں اُن کے گماں کیسے کیسے
کلام آتے ہیں درمیاں کیسے کیسے

حوالہ: مندرجہ بالا شعر نصابی کتاب میں شامل خواجہ حیدر علی آتش کی غزل سے لیا گیا ہے۔

حوالہ شاعر: خواجہ حیدر علی آتش دبستان لکھنؤ کے نمائندہ شاعر ہیں۔ اُن کے کلام میں وہ تمام شعری محاسن موجود ہیں جو لکھنؤ کا امتیاز تھے۔ اُن کے اشعار میں سادگی اور پاکیزگی ہے۔ وہ واحد شاعر ہیں جن کے ہاں مرصع سازی اور نگینہ سازی نظر آتی ہے۔ ان کے کلام میں محاورہ بندی کے نمونے بھی ہیں۔ وہ خارجیت کے دلدادہ تھے۔

تشریح: اس شعر میں خواجہ حیدر علی آتش کہتے ہیں کہ انسان کے دل و دماغ میں کیا کیا سوچیں اور خیالات ہوتے ہیں اور اس کو الفاظ کا جامہ پہنا کر ہم کیسی کیسی باتیں کرتے ہیں۔ بعض اوقات ہمارے ذہن میں کسی کے بارے میں شکوک و شبہات اور غلط گماں ہوتے ہیں اور ہم ان کی تصدیق نہیں کرتے بلکہ ان کو پالتے رہتے ہیں اور پھر وہ ہماری زبانوں سے ایک دِن نکل جاتے ہیں جس سے بات بگڑ جاتی ہے۔ کئی مرتبہ تو ہم منافقت سے کام لیتے ہیں، کسی کے بارے میں اگر غلط گماں ہو بھی تو ہم الفاظ کا روپ بدل بدل کر اُسے بیان کرتے ہیں۔ بعض اوقات میٹھی و چکنی چٹری باتیں کرتے ہیں مگر دوسرے کو اپنے خیالات کے بارے میں معلوم نہیں ہونے دیتے۔

زمین چمن گل کھلاتی ہے کیا کیا
بدلتا ہے رنگ آسماں کیسے کیسے

حوالہ اور حوالہ شاعر کے لئے شعر نمبر 1 ملاحظہ کیجئے۔

تشریح: اس شعر میں خواجہ حیدر علی آتش کہتے ہیں کہ جس طرح گلشن کی زمین میں طرح طرح کے رنگ برنگے پھول کھلتے ہیں اسی طرح اس دنیا میں بھی طرح طرح کے لوگ ہوتے ہیں اور مختلف حالات و واقعات پیش آتے ہیں۔ لیکن ہر بات اور ہر چیز قانون قدرت سے باہر نہیں۔ سب کچھ اللہ تعالیٰ کے حکم کے تابع ہے۔ اس کی مرضی کے بغیر ایک پتا بھی نہیں ہل سکتا۔ جب آسمان والا حکم دیتا ہے تو سب کچھ بدل جاتا ہے۔ تخت۔ تختہ بن جاتا ہے، سونا۔ مٹی اور مٹی۔ سونا بن جاتی ہے۔ اسی بات کو شاعر نے ”آسمان کے رنگ بدلنے“ سے تشبیہ دی ہے۔ خواجہ حیدر علی آتش کہتے ہیں کہ ہم زمین پر جو چاہے سوچیں اور کریں، جو مرضی ارادہ کریں لیکن اصل فیصلے آسمان پر ہوتے ہیں۔ جب آسمان رنگ بدلتا ہے یعنی جب اللہ تعالیٰ کا حکم آ جاتا ہے تو پھر ہوتا وہی ہے۔

نہ گور سکندر ، نہ ہے قبر دارا
مٹے نامیوں کے نشان کیسے کیسے

حوالہ اور حوالہ شاعر کے لئے شعر نمبر 1 ملاحظہ کیجئے۔

تشریح: خواجہ حیدر علی آتش کہتے ہیں کہ دنیا میں عظیم بادشاہ اور فاتح گزرے ہیں جیسا کہ سکندر اعظم جس نے کم عمری میں ہی تقریباً آدھی دنیا فتح کر لی تھی۔ ایران کا مشہور شہنشاہ دارا جس کی فتوحات بھی بہت زیادہ تھیں مگر اب ان دونوں کے قبروں کے نشانات بھی باقی نہیں ہیں۔ دنیا سے ان کا نام و نشان بھی مٹ گیا۔ ان دونوں کے علاوہ اور بھی بہت سی شخصیات ہیں جو اپنے وقت کے نامور بادشاہ اور بہادر تھے مگر وقت بتاتا ہے کہ آج ان کا نام لینے والا بھی کوئی نہیں ہے۔ جو اس جہاں میں آیا ہے اُسے ایک دن جانا ہے اور پھر وقت ان کی قبروں کے نشان بھی مٹا دیتا ہے اور لوگوں کے حافظوں سے ان کے کارنامے اور نام بھی مٹ جاتے ہیں۔ اپنے زمانے کے نامور لوگ اب پردہ گنہگار میں چلے گئے ہیں۔ وہ لوگ جو اپنے زمانے میں خدا بنے بیٹھے تھے آج نہیں رہے تو ہم بھی نہیں رہیں گے۔ بہتر یہی ہے کہ ہم آج سے ہی اپنے اعمال کے بارے میں سوچنا شروع کر دیں۔

شعر نمبر 4

غم و غصہ و رنج و اندوہ و جرم
ہمارے بھی ہیں مہرباں کیسے کیسے

حوالہ اور حوالہ شاعر کے لئے شعر نمبر 1 ملاحظہ کیجئے۔

تشریح: انسان کے اندر اللہ تعالیٰ نے نفس رکھا۔ اگر انسان اپنے نفس کو قابو میں نہ رکھے تو یہ انسان کو راہ راست سے ہٹا دیتا ہے۔ قرآن وحدیث میں نفس کو قابو میں رکھنے پر بہت زور دیا گیا ہے۔ نفس بہت سی بشری کمزوریوں اور خامیوں کو خوشنما بنا کر پیش کرتا ہے، جیسا کہ غم، غصہ، دکھ، ناامیدی، حسد، شک، بدگمانی، غرور، غیبت، طمع، حرص، وغیرہ۔ اگر ہم اپنے نفس کے کہنے پر چلیں گے تو اللہ تعالیٰ سے بہت دور ہو جائیں گے اور راہ راست سے بھٹک جائیں گے۔ ہمارے کردار کی بشری کمزوریاں اور خامیاں جنہیں ہم زندگی بھر پالتے اور پوتے رہتے ہیں ایک دن ہمیں سانپ کی طرح ڈس لیتی ہیں اور ہمیں خبر اس وقت ہوتی ہے جب موت ہمارے سر پر منڈلاتی ہے۔ خواجہ حیدر علی آتش ان ہی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ ہماری انا پرستی کا یہ نامہربان سامان جسے ہم مہربان سمجھتے ہیں، ہم کو آخرت میں اللہ تعالیٰ کے سامنے شرمسار کرے گا۔

شعر نمبر 5

کرے جس قدر شکر نعمت وہ کم ہے
مزے لٹوتی ہے زباں کیسے کیسے

حوالہ اور حوالہ شاعر کے لئے شعر نمبر 1 ملاحظہ کیجئے۔

تشریح: خواجہ حیدر علی آتش تصوف کا مضمون باندھتے ہوئے اس شعر میں کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے کھانے کے لئے انواع واقسام کے پھل، میوہ جات اور دیگر اشیاء پیدا کی ہیں۔ ہماری زبان ان سب ذائقوں سے آشنا ہے اور ان کی دلدادہ بھی ہے۔ اس کے علاوہ زبان کلام کے مزوں سے بھی آشنا ہے۔ لیکن یہی زبان اس مالک حقیقی کا اتنا شکر ادا نہیں کرتی جتنا کرنا چاہئے۔ وہ مالک حقیقی جس نے ہمارے لئے اتنی نعمتیں اور ذائقے تخلیق کئے ہیں، ہم اس کی عطا کردہ ان نعمتوں کا جتنا بھی شکر کریں کم ہے۔ زبان سب مزوں سے لطف اندوز تو ہو جاتی ہے مگر شکر ادا کرنے اور اس ذات واحد کی تعریف کرنے میں بخل سے کام لیتی ہے۔

(الف) آتش کی غزل کا کون سا شعر آپ کو پسند آیا؟ وجہ بھی بتائیے۔

جواب مجھے اس غزل کا تیسرا شعر بہت پسند ہے۔

سے نہ گور سکندر ، نہ ہے قبر دارا
مٹے نامیوں کے نشان کیسے کیسے

میری اس شعر کی پسندیدگی کی وجہ یہ ہے کہ ہم سب مشہور ہونا چاہتے ہیں اور دولت حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ اس دولت سے دنیا بھر میں گھومنا چاہتے ہیں۔ اس شعر میں آتش نے نہ صرف ان دو عظیم بادشاہوں کا ذکر کیا ہے جنہوں نے دنیا کے بہت بڑے حصے کو فتح کر لیا تھا۔ دولت کی ان کے پاس کمی نہ تھی مگر آج ان کی قبروں کا نشان بھی باقی نہیں ہے۔ سب کچھ فنا ہو گیا۔ نہ وہ رہے اور نہ ان کی دولت۔ جب ان کا یہ حال ہوا جن کے اشارے پر جنگیں شروع ہو جایا کرتی تھیں تو ہماری کیا اوقات ہے۔



USMANWEB

ALL CLASS NOTES DOWNLOAD IN PDF

WWW.USMANWEB.COM

(ب) اس غزل میں لفظ ”کیسے کیسے“ کن معنوں میں استعمال ہوا ہے؟

جواب اس غزل میں لفظ ”کیسے کیسے“ کئی، بہت سے، طرح طرح کے، بڑے بڑے کے معنی میں استعمال ہوا ہے۔

(ج) اس غزل میں استعمال ہونے والے محاورات لکھئے۔

جواب اس غزل میں استعمال ہونے والے محاورات یہ ہیں:

آسمان کا رنگ بدلنا ، گل کھلانا ، نام مٹنا ، مزے لوٹنا

(د) اس غزل میں صنعت تکرار کے لئے کون سے لفظ آئے ہیں؟

جواب اس غزل میں صنعت تکرار کے لئے ”کیسے کیسے“ کے الفاظ آئے ہیں۔

(ه) اس غزل کے قافیے اور ردیف کے الفاظ کون سے ہیں؟

جواب قافیہ: گماں، درمیاں، آسمان، نشان، مہرباں، زباں

ردیف: کیسے کیسے

سوال 2 درج ذیل جوابات میں سے درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیے:

جواب جواب کے لئے کثیر الانتخابی سوالات ملاحظہ کیجئے۔

سوال 3 خالی جگہیں درست الفاظ سے پُر کیجئے:

جواب (الف) نہ گور سکندر نہ ہے قبرِ دارا

(ب) زمین چمن گل کھلاتی ہے کیا کیا

(ج) کلام آتے ہیں درمیاں کیسے کیسے

(د) کرے جس قدر شکرِ نعمت وہ کم ہے

سوال 4 درج ذیل الفاظ کے معنی لکھئے:

دہن ، گور ، گماں ، حرماں ، رنج

جواب جواب کے لئے پچھلے صفحات پر ”فرہنگ“ ملاحظہ کیجئے۔

سوال 5 آپ اس طرح کے تین شعر تلاش کیجئے جن میں اصل یا حقیقی لفظ استعمال کرنے کے بجائے کنائے میں بات کی گئی ہو۔

جواب

سے میر صاحب زمانہ نازک ہے

دونوں ہاتھوں سے تھامیے دستار

سے عروج آدم خاکی سے انجم سہمے جاتے ہیں

کہ یہ ٹوٹا ہوا تارا مہمہ کامل نہ بن جائے

سے کچھ کرو فکر اس دیوانے کی

دھوم ہے پھر بہار آنے کی

All Classes Chapter Wise Notes

Punjab Boards | Sindh Boards | KPK Boards | Balochistan Boards

AJK Boards | Federal Boards

تمام کلاسز کے نوٹس، سابقہ پیپرز، گیس پیپرز، معروضی انشائیہ حل شدہ مشقیں وغیرہ اب آن لائن حاصل کریں

پنجاب بورڈز، فیڈرل بورڈز، سندھ بورڈز، بلوچستان بورڈز، خیبر پختونخواہ بورڈز، آزاد کشمیر بورڈز کے نوٹس فری ڈاؤن لوڈ کریں۔

9th Class

Notes | Past Papers

WWW.USMANWEB.COM

10th Class

Notes | Past Papers

WWW.USMANWEB.COM

11th Class

Notes | Past Papers

12th Class

Notes | Past Papers

تمام کلاسز کے نوٹس سابقہ پیپرز مکمل حل شدہ مشقیں بالکل فری ڈاؤن لوڈ کریں اور کسی بھی کتاب کی سوفٹ کاپی میں حاصل کرنے کے لیے ہمارے واٹس اپ گروپ کو جوائن کریں۔

WhatsApp Group 0306-8475285

WWW.USMANWEB.COM

WWW.USMANWEB.COM